بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں

فتنہ اُرتداد اور بغاوت کے دوران بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کی تلاوت بعد جنگ یمامہ کی تفصیل میں ارشاد فرمایا! یمامہ میں سخت جنگجو قوم بنو حنیفہ آباد تھے، اِن کی بابت تفسیر قرطبیؒ میں آیت سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ (الفتح :17) تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہو گی تم اُن سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے کی تفسیر میں لکھا ہے، رافعؓ بن خدیج کہتے ہیں ہم یہ آیت پڑھتے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ کون ہیں یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں بنو حنیفہ کے قتال کے لئے بلایا تو ہمیں پتا چلا کہ اِن سے مراد یہ قوم ہے۔

جب رسول اللہؐ نے ابتداء سات ہجری یا بعض کے نزدیک چھ ہجری میں مختلف ممالک کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو ایک خط یمامہ کے بادشاہ ہوذہ بن علی اور اہلِ یمامہ کے نام بھی لکھا۔

9ہجری میں مختلف وفود کی طرح بنو حنیفہ کا بھی ایک وفد مدینہ آیا،اِس وفد میں مُجاعہ بن مُرارہ کے علاوہ رَجّال بن عُنفُوہ اور مُسَیلمہ کذّاب بھی شامل تھے۔ یہ وفد بنو نجار کی ایک انصاری خاتون رملہؓ بنت حارث کے وسیع گھر میں ٹھہرا، جب متواتر وفود رسولِ کریم ﷺ کی بیعت کی غرض سے مدینہ آنے لگے تو آپؐ نے مدینہ میں اِسی گھر کو وفود کے ٹھہرنے کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ مُسَیلمہ اس وفد کے ساتھ رسول اللہؐ سے ملاقات کیلئے حاضر نہ ہو سکا یا بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں جو اِس کے برعکس ہیں، حضور انور ایدہ اللہ نے اِس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عموماً اِسی بارہ میں روایات ہیں کہ مُسَیلمہ آپؐ سے ملا، اِس بارہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے دوسری دفعہ جب آیا ہو تب ملا ہو۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مُسَیلمہ کذّاب مدینہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمدؐ اپنے بعد مجھے جانشین بنائیں تو میں اِن کی پیروی کروں گا۔ آپؐ خود اُس کے پاس تشریف گئے اور آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور تو اپنے متعلق ہر گز اللہ کے فیصلہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تُو نے پیٹھ پھیری تو اللہ تیری جڑھ کاٹ دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تُو وہی شخص ہے جس کے متعلق مجھے خواب میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِس ارشاد کی بابت حضرت ابنِ عباسؓ کے سوال پر حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوُا تھا اِس اثناء میں اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے اُن کی کیفیت نے مجھے فکر میں ڈال دیا پھر مجھے خواب میں وحی کی گئی کہ میں اِن پر پھُونکوں چنانچہ میں نے اُن پر پھُونکا اور وہ اُڑ گئے، میں نے اِن کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی عُبید اللہؓ نے کہا کہ اِن میں سے ایک وہ عَنسِی ہے جس کو فیرُوز نے یمن میں مار ڈالا اور دوسرا مُسَیلمہ۔

وفد کی یمامہ واپسی پر اللہ کا دشمن مُسَیلمہ مرتد ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہا مجھے بھی آپؐ کے ساتھ نبوت میں شریک کر لیا گیا ہے، اپنے متبعین سے پوچھا کیا جب تم نے آپؐ کے پاس میرا ذکر کیا تھا تو اُنہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تم سے بُرا نہیں ہے؟ یہ صرف اِس لئے کہا تھا کہ آپؐ جانتے تھے آپؐ نبی ہیں اور مجھے بھی آپؐ کے معاملہ میں شریک کر لیا گیا ہے۔

پھر مُسَیلمہ نے اپنی ہی شریعت شروع کر دی اور بناوٹ کر کے لوگوں کے لئے قرآن کریم کی نقل کرتے ہوئے کلام بنانے لگا اور اُن سے نماز معاف کر دی، ایک روایت کے مطابق اُس نے دو نمازیں عشاء اور فجر معاف کی تھی نیز لوگوں کے لئے شراب اور زناء کو حلال قرار دے دیا، اِس کے ساتھ وہ یہ بھی گواہی دیتا کہ آنحضورؐ نبی ہیں، بنو حنیفہ نے اِن باتوں پر اِس سے اتفاق کر لیا۔

ایک اور سبب جس نے مُسَیلمہ کی طاقت بڑھائی وہ یمامہ کے رہائشی رَجّال بن عُنْفُوَہ کا اِس سے مل جانا تھا، جو بعد ہجرت نبی کریمؐ کے پاس مدینہ آ گیا تھا جہاں اِس نے قرآن کریم پڑھا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ جب مُسَیلمہ نے ارتداد اختیار کر لیا تو آپؐ نے اُسے اہلِ یمامہ کی طرف معلم نیز لوگوں کو مُسَیلمہ کی اطاعت سے روکنے کے لئے بھیجا لیکن یہ اُس سے زائد فتنہ کا باعث ہوُا، اِسی طرح اُس کی نبوت کا جھوٹا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہؐ کی طرف ایک جھوٹا قول بھی منسوب کیا کہ مُسَیلمہ نبوت میں آپؐ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے۔ جب اہلِ یمامہ نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص مُسَیلمہ کی نبوت کی گواہی دے رہا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہے اور وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہ کرنے والا ہے تو ان لوگوں کے لئے مسیلمہ کی نبوت سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور لوگ جوق در جوق مسیلمہ کے پاس آکر اِس کی بیعت کرنے لگے۔

مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط بھی لکھا جس کا متن اس طرح سے ہے کہ اللہ کے رسول مُسَیلمہ کی جانب سے بنام رسول اللہؐ: امّا بعد، نصف زمین ہماری ہے اور نصف قریش کی مگر قریش انصاف نہیں کرتے۔اِس کے جواب میں آپؐ نےاُسے خط لکھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ منجانب محمد نبیؐ بنام مُسَیلمہ کذّاب: امّا بعد، یقیناً زمین اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اُس کا وارث بنادے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوُا کرتی ہے اور اِس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ خط حبیبؓ بن زید انصاری لے کر گئے، اُنہوں نے جب یہ خط مُسَیلمہ کو دیا تو اُس نے کہا کہ کیا تم اِس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں؟ جواب ملا، ہاں۔ پھر اس نے کہا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں بہرہ ہوں میں سنتا نہیں۔ بات ٹال دی۔ مسیلمہ بار بار یہی سوال دہراتا رہا۔ یہ چاہتا تھا کہ وہ تسلیم کریں کہ وہ بھی نبی ہے۔ جب منشا کا جواب نہ ملتا تو وہ انکے جسم کا ایک عضو کاٹ دیتا۔ حضرت حبیبؓ صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے یہاں تک کہ اس نے آپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اس کے سامنے حضرت حبیب نے جام شہادت نوش کر لیا۔ اب یہ صرف نبوت کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ ظلم بھی ہے کس طرح اس نے اپنے آپ کو نبی نہ ماننے والوں سے سلوک کیا۔ مسیلمہ نے یمامہ میں علم بغاوت بلند کر دیا اور یمامہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل حضرت ثمامہ بن اثال کو نکال دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکر نے مرتدین کی طرف مختلف لشکر بھیجے تو حضرت عکرمہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کی طرف بھی بھیجا اور ان کی مدد کے لئے ان کے پیچھے حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کو روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو یہ تاکید فرمائی کہ شرحبیلؓ کے پہنچنے سے پہلے مسیلمہ سے لڑائی نہ چھیڑنا مگر حضرت عکرمہؓ نے جلد بازی سے کام لیا اور حضرت شرحبیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی اہل یمامہ پر حملہ کر دیا تاکہ کامیابی کا سہرا ان کے سر آئے مگر وہ مصیبت میں پھنس گئے اور انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت شرحبیلؓ کو کسی دوسرے حکم کے آنے تک وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا۔

بعدہٗ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو مُسَیلمہ کی طرف بھیجا۔ نیز آپؓ کی مدد کے لئے حضرت صلیدؓ کی قیادت میں مزید کمک بھی روانہ فرمائی تاکہ وہ اِن کے عقب کی حفاظت کرے، اُن کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کے لئے ایک جماعتِ مہاجرین وانصار بھی روانہ فرمائی۔ حضرت خالدؓ بن ولید، بُطاح مقام پر اِس لشکر کا انتظار کر رہے تھے جب یہ سب آپؓ کے پاس پہنچ گئے تو یمامہ کی طرف روانہ ہوئے۔

جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی مسلمانوں نے بنو حنیفہ کے ایک سردار کو گرفتار کر لیا۔ چنانچہ ایک روایت میں ذکر ہے کہ مجاعہ بن مرارہ جو کہ بنو حنیفہ کا ایک سردار تھا ایک گروہ کے ساتھ باہر نکلا تو مسلمانوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ حضرت خالد نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور انہی میں سے ایک ساریہ

بن مُسَیلمہ بن عامر نے مشورہ دیا کہ اے خالدؓ! اگر تم اہلِ یمامہ کے بارہ میں کوئی خیر یا شر چاہتے ہو تو مجاعہ کو زندہ رکھو کیونکہ یہ جنگ اور امن میں تمہارا مددگار ہوگا۔ آپؓ کو اُس کی بات پسند آئی اور مُجاعہ کو قتل نہ کیا اور ساریہ کو بھی زندہ رکھا۔

حضرت خالدؓ یمامہ کی طرف چلے اور محکم منصوبہ بندی کا اہتمام کیا، آپؓ نے حضرت شُرَحْبِیل بن حَسَنَہ کو آگے بڑھایا اور اسلامی فوج کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جو کہ قبل معرکہ آخری ترتیب تھی۔ مُسَیلمہ کے حامی جنگوؤں کی تعداد چالیس ہزار یا ایک اور روایت کے مطابق ایک لاکھ یا اُس سے بھی زیادہ تھی جبکہ مسلمان دس ہزار سے زائد تھے، بنو حنیفہ اور مسلمانوں کے مابین عقرباء کے مقام پر گھمسان کی جنگ ہوئی۔ مسلمانوں کو اِس سے پہلے ایسی جنگ کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا، مسلمان پسپا ہو گئے۔ لشکر اسلام کے پیچھے ہٹنے کے باوجود حضرت خالدؓ بن ولید کے عزم و ثبات اور جرأت واستقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ آپؓ نے پکار کر اپنے لشکر سے کہا کہ اے مسلمانو، علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ کس قبیلہ نے لڑائی میں سب سے اچھا بہادری کا مظاہرہ کیا ہے، اِس اعلان سے گویا آپؓ نے تمام قبائل میں ایک نئی روح اور جذبۂ مسابقت پیدا کر دیا۔

صحابہ کرام ایک دوسرے کو جنگ پر ابھارنے لگے اور کہنے لگے کہ اے سورۃ بقرہ والو آج جادو ٹوٹ گیا۔ حضرت ثابتؓ بن قیس نے آدھی پنڈلیوں تک زمین کھود لی اور اپنے آپ کو اس میں گاڑ لیا۔ آپؓ انصار کا پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور آپؓ نے حنوط مل لیا تھا۔ گویا یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ کام جو مرنے کے بعد لوگوں نے میرے ساتھ کرنا تھا وہ میں نے خود اپنے ساتھ کر لیا ہے اور میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ روایت ہے کہ انہوں نے کفن باندھ لیا اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا۔ حضور نے فرمایا: اس کی تفصیل ابھی مزید ہے ان شاء اللہ آئندہ ذکر ہوگا۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم عبدالسلام صاحب شہید ابن ماسٹر منور احمد صاحب آف اوکاڑہ۔ پاکستان کے واقعہ شہادت اور موصوف کے اوصاف حمیدہ کا تفصیلی تذکرہ فرمایا نیز اور دو مرحومین مکرم ذوالفقار احمد ابن شیخ سعید اللہ صاحب فیصل آباد، پاکستان اور مکرم **ملک** تبسم مقصود صاحب کینیڈا کا بھی ذکر خیر فرمانے کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ